رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

لاہور پاکستان

یومیہ یکشنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۸ ارصلح ۱۳۲۷ھش | ۶ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ | ۱۸ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ جنوری ۴۸ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

”جب تک افراد اسلامی احکام پر عمل نہ کرینگے صحیح معنوں میں اسلامی آئین نافذ نہ ہوسکیگا“

”پاکستان کا آئین“

حضرت امام جماعت احمدیہ کا چھٹا پرمعارف لیکچر

لاہور ۱۷ جنوری ”پاکستان کا مستقبل“ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو سلسلہ تقاریر شروع فرمایا تھا۔ اس کے سلسلے میں آج پونے سات بجے شام آپ نے چھٹا آخری لیکچر ”پاکستان کا آئین“ کے مضمون پر یونیورسٹی ہال میں ارشاد فرمایا۔ ہال باوجود کافی وسعت رکھنے کے تعلیم یافتہ اور علم دوست سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضور کی تقریر جو قریباً ۲ گھنٹے جاری رہی۔ اول سے آخر تک یکساں انہماک اور دلچسپی سے سنی گئی۔ صدارت کے فرائض محترم شیخ سر عبدالقادر بالقابہ نے سرانجام دیئے۔

حضور نے اپنی تقریر کے شروع میں بتایا کہ پاکستان کی آئین سازی کا پہلو دیگر تمام پہلوؤں سے زیادہ مضبوط ہے۔ کیونکہ پاکستان کے باشندوں کی اکثریت آئین سازی کے اس منبع سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے متعلق خالق ارض و سما نے فرمایا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یعنی ایک طرف تو وہ تمام ضروری مضامین پر حاوی ہے اور کسی مضمون کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اور دوسری طرف وہ جزوی لحاظ سے بھی مکمل ہے یعنی جزوی ضروریات اور مدارج کو بیان کرتا ہے۔

حضور نے اس سلسلے میں بتایا۔ کہ اسلام کی یہ خصوصیتیں اسے تمام دیگر مذاہب سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ (۱) اس کے بیان کردہ قوانین کا ایک حصہ مستقل اور غیر متبدل ہے (۲) ایک حصہ لچکدار ہے۔ یعنی زمانہ کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق ہمیں مناسب تغیر و تبدل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تاکہ عقل انسانی کی ترقی نہ رکنے پائے۔ (۳) آج تک نہ اسکے غیر متبدل حصہ میں کوئی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اور نہ اس کا لچکدار حصہ اس کے اصل منبع سے علیحدہ ہوا ہے۔ مسلمانوں کو کبھی بھی کسی اور مذہب کا قانون اپنے ہاں رائج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن دیگر مذاہب کے متبعین اسلامی قوانین مثلاً طلاق۔ خلع وغیرہ کو اپنانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

یں ذہنی۔ قلبی یا قومی اصلاح اور تزکیہ کا مقصد مدنظر ہونا چاہیئے (۴) کوئی قانون ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو کسی فرد یا قوم کی طاقت سے بالا

قانون سازی کے اصول

حضور نے قرآن مجید کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے قانون سازی کے یہ اصول مقرر کئے ہیں (۱) ہر قانون حکمت اور دلائل پر مبنی ہونا چاہیئے (۲) ہر نہی کسی نقصان کو دور کرنے کے لئے ہونی چاہیئے۔ (۳) ہر قانون

ہو (۵) کوئی قانون حریت ضمیر کے منافی نہ ہو۔ (۶) کوئی قانون کسی فرد یا کسی پارٹی کو نقصان پہنچانے یا کسی خاص طبقہ کی ترقی میں روک ڈالنے کے لئے وضع نہ کیا جائے۔ (۷) اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ کہ ایک قوم کو دوسری قوم پر ناجائز دباؤ ڈالنے کا موقعہ نہ ملے

اس سلسلے میں اسلام نے سب سے زیادہ زور انفرادی اصلاح اور اپنے نفس کی پاکیزگی پر دیا ہے کیونکہ کوئی قانون قلبی اصلاح کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ نفسی پاکیزگی نہ ہوگی۔ تو بہتر سے بہتر قانون کو برے رنگ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا یاد رکھو افراد کے متعلق جو اسلامی احکام ہیں۔ اگر افراد اس پر عمل نہ کرینگے۔ تو کبھی بھی ملک میں اسلامی آئین جاری نہیں ہوسکتا۔ اسلامی حکومت کے لئے اسلامی سوسائٹی بھی ضروری ہے۔ اور اسلامی سوسائٹی کے لئے اسلامی فرد کا بننا ضروری ہے۔ جو لوگ اسلامی آئین اسلامی آئین کا شور مچاتے ہیں۔ لیکن خود اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتے۔ وہ یقیناً اسلام کو ذاتی اغراض کے لئے آلہ کار بناتے ہیں۔ ایک غیر مسلم حکومت بہتر ہوگی بہ نسبت اسکے کہ حکومت اسلام کے نام پر قائم ہو۔ مگر وہ اسلام کے بعض احکام کو چھوڑ دے۔ اسلامی آئین کے نفاذ سے قبل یہ بھی اچھی طرح سوچ لینا چاہیئے کہ اسلامی حکومت میں سود کی ممانعت کرنی پڑیگی۔ سینما بند کرنے پڑینگے۔ مرد عورت کا آزادانہ اختلاط روکنا پڑیگا۔ جاندار چیزوں کی ہاتھ سے تصویر کھینچنا بھی جسے آرٹ کہا جاتا ہے بند کرنا ہوگا مردوں کو سونے چاندی کی چیزیں استعمال نہیں کرنی ہونگی۔ ڈاڑھی رکھنی ہوگی۔ اگر آپ لوگ ان سب باتوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر اسلامی آئین

(باقی ص۲ پر)

امن کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خان کی ولولہ انگیز تقریر

مسٹر آئنگر کشمیر کے علاوہ دوسرے امور پر بحث کیلئے تیار نہیں

لیک سکسس ۱۷ جنوری۔ کل ہندوستان اور پاکستان کے جھگڑے پر غور کرنے کے لئے انڈین سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ایک بجے سلامتی کونسل کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں پاکستان حکومت کے وزیر خارجہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان نے انڈین یونین کے اس الزام کا جواب دینا تھا کہ پاکستان حکومت کشمیر میں حملہ آوروں کی مدد کر رہی ہے۔ آپ نے کونسل میں مسلسل تین گھنٹے دس منٹ تک تقریر کی۔ آپ کی تقریر کامل اطمینان اور سکون سے سنی گئی۔

(باقی دیکھیں ص۲ کالم ۲ پر)

گاندھی جی کے برت نے آجتک کوئی مفید کام نہیں کیا

اچھوت لیڈر کا بیان

حیدر آباد ۱۷ جنوری۔ مسٹر شام سندر پریذیڈنٹ اچھوت فیڈریشن ایسوسی ایشن نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مسٹر گاندھی جن لوگوں کے لئے برت رکھتے رہے ہیں۔ آج تک وہ ان کے لئے کوئی مفید اثر پیدا نہیں کرسکے۔ مثال کے طور پر پونا پیکٹ کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ برت اچھوتوں کی تباہی کا باعث ثابت ہوا۔ موجودہ برت بھی کوئی مفید اثر پیدا کرنے کے کوئی نیک عنوان ظاہر نہیں کر رہا۔

(باقی دیکھیں ص۸ کالم اول پر)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

نافذ کرنے کا مطالبہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی آپ ہی آپ اسلامی آئین نافذ ہو جائیگا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو خطرہ میں نہ ڈالو

حضور نے اس سلسلے میں اس امر پر زور دیا۔ کہ چونکہ اسلامی آئین کے نفاذ کا مطلب ہی یہ ہے کہ مسلمانوں سے اسلامی احکام پر عمل کرایا جائے نہ کہ غیر مسلموں سے بھی اسلئے ہمیں بار بار یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ ہم ملک میں اسلامی حکومت قائم کریں گے۔ کیونکہ اس طرح غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ شاید ہم سے بھی جبراً اسلام پر عمل کرایا جائے گا۔ اور اس خیال سے انڈین یونین کے ہندوؤں میں بھی یہ رو چل پڑے گی کہ ہم بھی مسلمانوں کو ہندو مذہب پر جبراً عمل کرانے کے لئے مجبور کریں یہ چیز یقیناً وہاں کے مسلمانوں کیلئے تباہ کن ثابت ہوگی۔ اگر ہم خاموشی سے اسلامی احکام کو مسلمانوں میں رائج کریں تو غیر مسلم خود بخود اسلامی قوانین کی برتری کی وجہ سے اس پر عمل کرنے لگ پڑیں گے۔ حضور نے اس سلسلے میں یہ تجویز پیش فرمائی کہ ایک سوسائٹی بنائی جائے۔ جس کا نام سوشل ڈیموکریٹک انٹرنیشنل سوسائٹی رکھا جائے۔ اس میں غیر مسلموں کو بھی شامل کیا جائے اس سوسائٹی کے ذریعے غیر مسلم خود آہستہ آہستہ اسلامی احکام کے نزدیک ہو جائیں گے۔

حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام نے حکومت کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے لئے روٹی پانی۔ کپڑا اور رہائش کا انتظام کرے۔

حضور نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ بعض جرائم کی سزا اسلام نے ضرورت سے زیادہ سخت رکھی ہے بتایا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ مثال کے طور پر حضور نے چوری کی سزا کا ذکر کیا۔ اور فرمایا ہر چور کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر نہیں ہے۔ بلکہ اس سزا کے لئے کئی شرائط موجود ہیں۔

حضور نے بین الاقوامی جھگڑوں کے متعلق اسلام کے احکام کی برتری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام نے لیگ آف نیشنز کا جو مکمل ڈھانچہ تجویز کیا ہے اسے میں نے ۱۹۲۴ء میں پیش کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ جب تک اسلامی اصول کے مطابق اسے قائم نہ کیا جائے گا۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اس وقت بڑی مشکل یہ ہے کہ ہمارے قانون دان اسلامی آئین اور قرآن سے ناواقف ہیں اور ہمارے علماء محض مفتی ہیں انہوں نے قضاء کا کام کبھی نہیں کیا اور نہ وہ موجودہ قوانین سے آگاہ ہیں۔ ہمیں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے نیا ماحول تیار کرنا پڑیگا ایسے لوگ تیار کرنے ہونگے جو دینوی علوم سے بھی واقف ہوں اور قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی آئین کے بھی ماہر ہوں۔ لیکن یہ کام یکدم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لازمی طور پر آہستہ آہستہ ہی کرنا پڑیگا۔

صدر محترم کی تقریر

صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا حضرات میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ سب کے دل کی بات کہہ رہا ہوں۔ جب کہ میں آپ سب کی طرف سے حضرت مرزا صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں نہ صرف آج کے لیکچر کے لئے بلکہ گذشتہ پانچ لیکچروں کے لئے بھی جن میں بیشمار اہم معاملات اور مسائل کے متعلق نہایت مفید اور ضروری باتیں آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ میں فاضل مقرر سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر ان لیکچروں کو کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ تو پبلک آپ کی بہت ممنون ہوگی۔

ایک چیز کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ باوجود اس کے کہ فاضل مقرر اور ان کی جماعت کو گذشتہ ہنگاموں میں خاص طور پر بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن آپ نے ان حوادث کی طرف اشارہ تک نہیں کیا میں سمجھتا ہوں کہ اب کرنے میں ایک بہت بڑی حکمت مد نظر تھی۔ اور وہ یہ کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ طریق ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے سو ہو چکا اسے اب بدلا نہیں جا سکتا۔ اسلئے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب جو کچھ آئندہ ہو سکتا ہے اور جو ہمارے اختیار میں ہے۔ صرف اسی پر گفتگو ہونی چاہیئے۔

صاحب صدر نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ دلائی کہ انہیں گذشتہ حوادث سے سبق سیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ اور لائن میں بلکہ کام میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئیں نہ صرف اسی طرح ہم اپنی کمزوریاں دور کر کے پاکستان کو مضبوط بنا سکتے ہیں

الہ آباد ۱۷ جنوری گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن کے سلسلے پر شہر میں فساد ہو گیا۔ اقلیتوں کی متعدد دکانیں لوٹ لی گئیں۔ نیز آگ لگانے کی بھی کئی وارداتیں ہوئیں۔ (اپ)

دونو حکومتوں میں مصالحت کی ضرورت ہے

وزیر اعظم مشرقی پاکستان کا بیان

ڈھاکہ ۱۷ جنوری خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی پاکستان نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ اگر مسٹر گاندھی کو کسی قسم کی تکلیف پہنچی تو دونوں حکومتوں کے باشندوں کی اس میں ذلت ہوگی۔ کیونکہ وہ دونوں مملکتوں کے لوگوں کے درمیان فرقہ وارانہ اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ دونوں حکومتوں کی اکثریت کا فرض ہے کہ وہ ہندو مسلم کے درمیان صلح قائم کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں اور اقلیتوں کو انکی حفاظت کا یقین دلائیں۔ (اپ)

سردار پٹیل خواہ مخواہ ہم پر شبہ کرتے ہیں؟

مسٹر رضوان اللہ کا اظہار افسوس

لاہور ۱۷ جنوری۔ یوپی مسلم لیگ کے سیکرٹری اور ہندی مسلمانوں کے امن اور خیرسگالی کے مشن کے لیڈر مسٹر رضوان اللہ نے اسٹار سے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ "گاندھی جی نے ہندی مسلمانوں کی جان و مال عزت آبرو کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے۔ اب ہند اور پاکستان کے سب لوگوں کا بلا لحاظ مذہب و ملت یہ فرض ہے کہ ان کی جان بچائیں۔ اور اپنے دلوں میں قطعی تبدیلی پیدا کریں۔ اور اس خودکشی منافرت کا خاتمہ کر دیں۔" (اسٹار)

ریاستوں میں امن قائم کرنے کی مہم

نئی دہلی۔ ۱۷ اکتوبر۔ آل انڈیا اسٹیٹس پیپلز کانفرنس کے جنرل سیکرٹری پنڈت ہیرالال شاستری نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ریاستی لوگوں کا دل گاندھی جی کے ساتھ ہے۔ گاندھی جی نے اس وقت فرقہ وارانہ اتحاد پیدا کرنے کے لئے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے آپ نے مزید کہا ہے کہ صدر کانگرس راجندر پرشاد کی تجویز کے مطابق مختلف صوبوں کی طرح ریاستوں کے لوگ بھی امن کی مہم میں حصہ لیں گے۔ (دگلوب)

"رضوانی" جہاز جدہ سے روانہ ہو گیا

کراچی ۱۷ جنوری۔ حاجیوں کا "رضوانی" جہاز جدہ سے ۸ جنوری کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ذریعے آنے والے حاجی کراچی کی بندرگاہ پر اتریں گے۔ جو پنجاب۔ سندھ۔ سرحدی صوبہ بلوچستان۔ دہلی۔ راجپوتانہ۔ قلات چینی ترکستان اور افغانستان کے باشندے ہیں (اپ)

فرقہ دارانہ جذبات کو مٹانے کی ضرورت ہے

مدراس ۱۶ جنوری مسٹر او۔ پی رداماسوامی مدلیار وزیر اعظم مدراس نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے پبلک سے اپیل کی کہ وہ فرقہ دارانہ جذبات کو مٹا دیں۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے۔ جس کے ذریعہ ہم مسٹر گاندھی کے برت کو ختم کرا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مسٹر گاندھی کا یہ اقدام ایسا شاندار ہے۔ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ پس ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ دوسرے کو بھائی کی طرح دیکھے۔ اسطرح ہم مسٹر گاندھی کی زندگی بچا سکتے ہیں (اپ)

گاندھی جی کی حالت

نئی دہلی ۱۷ جنوری آج مسٹر گاندھی اپنے برت کے پانچویں روز حسب معمول علی الصبح ۳ بجے جاگے اور پراتھنا کے بعد اپنی ڈاک دیکھی مسٹر گاندھی نے رات سکون سے بسر کی (اپ)

صوبائی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

لاہور ۔ ۱۷ جنوری۔ صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کے پارلیمنٹری بورڈ کی میٹنگ ۲۲ جنوری کو منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں ملتان ڈویژن سے مغربی پنجاب اسمبلی کی خالی نشستوں کے لئے امیدوار منتخب کئے جائیں گے۔ امیدوار اپنی اپنی درخواستیں ۲۱ جنوری بروز بدھ چار بجے سہ پہر تک پارلیمنٹری بورڈ کے آفس سیکرٹری دانا دین محمد صاحب کے نام مسلم لیگ آفس میکلوڈ روڈ کے پتے پر پہنچا دیں۔ درخواست کے ہمراہ ۲۵۰/- روپے بھی ارسال کرنے ضروری ہیں۔ (اپ)

یو۔ پی میں کپڑے کی کمی کو دور کرنے کیلئے سکیم

بنارس ۔ ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی میں کپڑے کی کمی کو دور کرنے کے لئے حکومت یو۔ پی نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ اس کے مطابق لوگوں میں کھدر تیار کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے گا۔ اس سکیم پر ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ ایک سال میں قریباً ایک لاکھ عورتوں کو کپڑا بننا سکھایا جائیگا۔ اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے دو سب کمیٹیاں تیار کر دی گئی ہیں یہ کمیٹیاں یو۔ پی اسمبلی کے آئندہ بجٹ اجلاس سے پہلے اپنی رپورٹ تیار کر لیں گی۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سکیم کا تجربہ سب سے پہلے ضلع اعظم گڑھ میں کیا جائے گا۔ (دگلوب)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۴۸ء

سیدھا راستہ

انڈین یونین نے یہ فیصلہ کر کے کہ پاکستان کے ساتھ جو مالی معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس کی تکمیل کی جائے نہایت مستحسن اقدام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مالی معاہدہ کو فیصلہ کشمیر کے ساتھ مشروط کرنا عجیب کا خیال تھا۔ اور یہ محض ایک ایسا دباؤ تھا۔ جس سے انڈین یونین کی اپنی پوزیشن خراب ہوتی تھی۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ان کالموں میں بار بار کہا ہے کہ معاملہ کشمیر کے متعلق کئی وجوہ کی بناء پر انڈین یونین کی پوزیشن نہایت کمزور ہے۔ کہ انڈین یونین نے پاکستان کا پچپن کروڑ روپیہ روک کر اس کو اور بھی کمزور بنا لیا۔ معمولی عقل کا آدمی بھی فوراً اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محض ایک دباؤ تھا۔ اور اس قسم کا دباؤ اس وقت ڈالا جاتا ہے۔ جب کسی معاملہ میں ہم اپنی کمزوری محسوس کرتے ہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انڈین یونین شروع ہی سے مصالحانہ روش اختیار کرنے سے پرہیز کرتی چلی آئی ہے۔ اور اگر وہ انصاف اور عدل کا طریقہ اختیار کرتی۔ تو دونوں نو آبادیوں میں یقیناً وہ نقصان جان و مال نہ ہوتا۔ اور نہ وہ بدامنی پیدا ہوتی۔ جو گذشتہ دنوں میں ہوئی اور ابھی تک چلی جاتی ہے

ہمیں خوشی ہے۔ کہ گاندھی جی نے روزہ رکھ کر ہماری توجہ اس غار کی طرف پھیر دی ہے۔ جس میں ہم آنکھیں بند کئے چلے جا رہے تھے۔ امید ہے کہ یہ انقلاب ہماری ذہنیت کو بالکل بدل دے گا۔ اور ہم وہ طریقے اختیار کریں گے۔ جس سے دونوں آبادیوں میں پائیدار دوستی پیدا ہو جائے۔ اور اپنے تمام متنازعہ فیہ معاملات جن میں معاملہ کشمیر بھی شامل ہے۔ انصاف اور عدل کی بناء پر طے کریں گے۔ انڈین یونین کا یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ ریاستوں کا معاملہ حکمران کی مرضی کے مطابق نہیں۔ بلکہ رعایا کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیئے کشمیر ایک خالص اسلامی اکثریت کی ریاست ہے جو دونوں طرف مسلمہ ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کی تقریباً تمام سرحد پاکستان کے ساتھ ملحق ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کشمیر کی آبادی کے تعلقات پاکستان کی آبادی کے ساتھ نہایت گہرے ہیں۔ ہر صاحب فہم یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی ریاست کو انڈین یونین کے ساتھ ملحق کرنے کی کوشش عدل و انصاف پر نہیں۔ بلکہ جبر پر محمول کی جائے گی۔ خود انڈین یونین اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتی ہے۔ جبھی انڈین یونین کے گورنر جنرل نے الحاق کے وقت دیا تھا خود اس سے انڈین یونین کے کیس کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کشمیر پر اس کا کوئی حق ہوتا۔ تو ان تشریحات کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ جو اس بیان میں کی گئیں ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اب انڈین یونین اپنے اس غلط فیصلہ کو خود مسترد کر دے گی۔ کیونکہ اگر وہ واقعی پاکستان سے دوستانہ تعلقات بڑھانا چاہتی ہے۔ اور اس بات کا اس کو احساس ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان کو کمزور کرنے میں نہیں۔ بلکہ اس کو مضبوط کرنے میں خود اس کا اپنا فائدہ ہے۔ تو یقیناً وہ عدل و انصاف کا راستہ اختیار کرے گی۔ تاکہ دونوں نو آبادیوں میں جو متنازعہ فیہ مسائل ہیں۔ وہ بغیر کسی مزید خراش کے حل ہو جائیں۔ اور دونوں اپنے اندرونی معاملات کو سدھارنے کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

جو روپیہ اور وقت ان فضول آپس کے جھگڑوں میں خاص کر انڈین یونین خرچ کر رہی ہے۔ وہی روپیہ اور وقت عوام کی بہبودی پر خرچ کیا جاتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں ملک ابھی غریب ہیں۔ دونوں کا معیار زندگی دوسرے ممالک کی نسبت نہایت پست ہے۔ دونوں نو آبادیوں کے سامنے اس لحاظ سے بہت سا اندرونی کام کرنے کو پڑا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہم فضول جھگڑوں میں اس کام کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ اگر ان فضول جھگڑوں کی بجائے ہم اپنے اصل کام کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو اب تک بہت کچھ ہو چکا ہوتا۔ یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے۔ اور ابھی وقت ہے۔ کہ اس پر غور کریں۔

انڈین یونین نے جو مالی معاہدہ کی تکمیل کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ اس بات کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہم صحیح راستہ پر آ رہے ہیں۔

اول تو دونوں نو آبادیاں کشمیر کا معاملہ خود ہی انصاف اور عدل کے اصولوں پر طے کر لیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ اس طرح دوسرے مسائل خود بخود سلجھ جائیں گے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے تقریباً اپنے ہر بیان میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ اس لئے اگر ایسی کوئی تحریک ہوتی۔ تو یقیناً پاکستان لبیک کہنے کے لئے تیار ہو لیکن بفرض محال انڈین یونین انجمن اقوام متحدہ سے بعض وجوہ کی بناء پر فیصلہ کرانا ہی چاہتی ہے۔ اور اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی باہمی کشمکش ختم ہو جائے تو اس کو چاہیئے۔ کہ جس طرح چوہدری صاحب نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھا ہے کہ تمام مسائل پر بحث ہو جانی چاہیئے انڈین یونین کو بھی چاہیئے۔ کہ اس امر میں کوئی روک نہ پیدا کرے۔ بلکہ تمام متنازعہ مسائل کو ایک بار فیصلہ ہو جانے دے۔ تاکہ ذرا ذرا سی بات کے لئے بعد میں کسی کو جھگڑے اٹھانے کی گنجائش نہ رہے۔ اگر انڈین یونین نے صرف کشمیر کے مسئلہ پر زور دیا۔ اور وہ بھی اس محدود پہلو سے جس پہلو سے اس کو پیش کیا گیا ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ جھگڑا کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ اس گتھی میں اور بھی الجھنیں پڑ جائیں۔ اور تنازعات اتنا طول کھینچ جائیں۔ کہ دونوں نو آبادیاں کسی تعمیری کام کے لئے مدت تک فرصت ہی حاصل نہ کر سکیں۔ اور دونوں انہیں جھگڑوں میں برباد ہو جائیں۔

پھر ہمیں ان تنازعات کو طے کرتے وقت صرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور کسی تیسری قوم کا آلہ کار نہیں بننا چاہیئے۔ خواہ بظاہر اس میں ایک نو آبادی کو اپنا کتنا ہی فائدہ نظر آتا ہو۔ ہمسایہ ممالک کے تعلقات جتنے وسیع ہوتے ہیں۔ باہر کے کسی ملک کے اتنے نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان اور پاکستان کا ساتھ ہمیشہ کا ہے۔ لیکن ایک تیسری قوم کا تعلق محض عارضی حیثیت رکھتا ہے۔

قابل توجہ

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً ہ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً (سورہ احزاب)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تقویٰ کرو اللہ کا اور تم صاف صاف اور کھری بات کہا کرو۔ وہ تمہارے واسطے تمہارے عملوں کی اصلاح کر دے گا۔ اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ وہ یقیناً شاندار کامیابی حاصل کرے گا۔

۲۔ یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا — کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا — خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں — کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں (حالی)

۳۔ آج کل دنیا کی جو حالت ہے۔ کہیں جنگیں ہیں۔ کہیں بیماریاں ہیں۔ کہیں قحط یہ سب حالات دنیا کے سنبھلنے کے لئے ہیں۔ کوئی آفت کوئی مصیبت کوئی ٹھوکر ہلاکت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اگر دل تندرست ہو۔ انسان معمولی بیمار ہوتے ہیں۔ مگر ان کی بیماری بیماری نہیں کہلاتی۔ لیکن جس کے جسم میں بیماری گھر کر جائے۔ وہ بیمار ہے۔ اگر کسی انسان کا خدا سے تعلق ہو۔ تو دنیا کی کوئی آفت اس کے لئے آفت نہیں۔ پس خدا سے تعلق پیدا کرو۔ معاملات میں عدل و انصاف کرو۔ دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ اور یاد رکھو کہ تم سے خدا کا جلال ظاہر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تم اپنی ہر ایک حالت کو درست نہ کرو۔ تم اپنے حقوق پر زور مت دو۔ کیونکہ دنیا میں سب سے بڑی غلطی یہی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے حقوق کا دوسروں سے مطالبہ کرتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ تم دوسروں کے حقوق کو اپنے ذمہ نہ رہنے دو۔ اگر کوئی شخص مقروض ہے۔ اور فی الحال روپیہ نہیں دے سکتا تو اس سے نرمی کرو۔ اگر یہ روح پیدا ہو جائے۔ تو دنیا میں فتنے نہیں رہ سکتے۔ خدا سے صفائی کرو۔ اپنے اندر صفائی پیدا کرو۔ (الفضل ۲۰ جون ۱۹۲۱ء)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری درخواست

گذشتہ فسادات کی وجہ سے خریداران الفضل سے قیمت وصول نہیں ہو سکی اس وجہ سے الفضل سخت مالی مشکلات میں ہے۔ اب چونکہ ڈاک کا انتظام اعتدال پر آ رہا ہے۔ وی۔ پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ وی۔ پی ضرور وصول فرماویں۔ یہ الفضل کی خاص رعائت متصور ہو گی۔ یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصول کی صورت میں حسب قواعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)

ایک لاپتہ خاتون

منشی محمد شفیع صاحب کارکن لبنیر آباد اسٹیٹ سندھ ڈاکخانہ سنجر چانگ براستہ ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد سندھ کی خوشدامن مسماۃ کریم بی بی خانم بیوہ جن کی عمر تقریباً پچاس سال ہے۔ اور یہ بگول ضلع گورداسپور کی رہنے والی ہیں۔ قادیان سے قافلے کے ساتھ آئی تھیں۔ اور ابھی تک لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہ معلوم ہو۔ کہ وہ اس وقت کہاں ہیں تو مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع کر دیں۔ (ناظر امور عامہ)

میجر مسعود احمد شاہد مرحوم کے مختصر حالات

میجر مسعود احمد شاہد میرا خالو زاد بھائی تھا۔ اُس کی پیدائش اندازاً ۱۹۱۳ء کے وسط میں ہوئی۔ اُس کا والد اُس کے بچپن میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کی والدہ زندہ ہے۔ اور شروع سے ہی نہایت نیک۔ نمازوں کی پابند۔ غریبوں اور رشتہ داروں کی ہمدرد اور احمدیت کے ہر حکم اور تحریک پر کاربند ہونے والی خاتون ہیں اللہ تعالیٰ اُسے تادیر سلامت رکھے۔ اور میجر مسعود احمد شاہد کی اچانک شہادت سے جو عظیم الشان صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی تلافی کرے۔ اور انہیں اُس کی برداشت کی توفیق بخشے۔

میجر مسعود احمد شاہد اور میں اکٹھے ہی ایک گھر میں رہتے تھے۔ میں اس سے قریباً چھ مہینے چھوٹا ہوں۔ اور اکٹھے ہی سکول میں داخل ہوئے میٹرک۔ ایف۔ اے پاس کرنے کے بعد مالی تنگی کی وجہ سے بی۔ اے میں داخل نہ ہو سکا۔ لیکن اُس کا والد امیر آدمی تھا۔ وہ اپنے پیچھے اپنے بچوں کے لئے بہت زیادہ روپیہ تو نہیں۔ لیکن اتنا ضرور چھوڑ گیا تھا۔ جو اُن کے دس برس کے لئے کافی تھا۔ آخر مسعود احمد شاہد نے ایم۔ اے اور پھر بی۔ ٹی بھی پاس کر لیا۔ تین ماہ کے لئے سیالکوٹ شہر میں مرے کالج میں انگریزی کا لیکچرار بھی رہا۔ اس کے بعد جنگ چھڑ جانے پر فوج میں بھرتی ہونے کے لئے گیا۔ انٹرویو ایک انگریز افسر نے لیا۔ افسر نے اُس سے کہا۔ کہ اگر تمہیں منتخب نہ کریں۔ تو پھر کیا ہے۔ اُس نے جھٹ جواب دیا۔ کہ اگر میرے جیسے پڑھے ہوئے اور مضبوط آدمی کو آپ نہ چنیں۔ تو یہ آپ کی بدقسمتی ہو گی۔ یہ جواب سُن کر وہ افسر بہت خوش ہوا۔ اور اسے لیفٹیننٹ چُن لیا۔ اس کے چار سال بعد وہ میجر ہو گیا۔

شروع میں وہ مذہب وغیرہ سے دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اس سال اپنی مخلص والدہ کے ساتھ قادیان جلسہ سالانہ پر گیا۔ تو حضرت صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سُن کر اس پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ احمدی ہو گیا۔ جس پر وہ آخر تک سختی سے قائم رہا۔ اور اتنا جوشیلا تھا۔ کہ اگر کوئی غیر سید نا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت امیر المومنین یا احمدیت کے خلاف کوئی بات کہتا۔ تو اسے مارنے کے لئے تیار ہو جاتا اور کسی سے ڈرتا نہیں تھا۔

ایک دفعہ سیالکوٹ شہر میں جماعت سیالکوٹ کا جلسہ ہونے والا تھا غیر احمدیوں نے ڈھنڈورہ پٹوایا۔ کہ وہاں کوئی مسلمان نہ جائے۔ بلکہ مرزائیوں کا جلسہ نہ ہونے دے۔ جب مسعود شاہد نے یہ سُنا۔ تو اُس نے کہا کہ آئے ہمارے جلسہ کو کون روک سکتا ہے۔ میں حضرت عمرؓ کی طرح دروازے پر کھڑا ہو جاؤں گا لیس وہ نہایت دلیر اور مضبوط اور ایمان میں پکا تھا۔

اس کی شہادت کا واقعہ یوں ہوا۔ کہ پہلے اُس کی تبدیلی کا حکم راولپنڈی میں ہوا۔ لیکن پھر تھوڑے دنوں کے بعد ڈیرہ دون جانے کا حکم آ گیا۔ پہلے اُس نے سوچا۔ کہ میں لکھ دوں کہ ابھی میں نہیں آ سکتا۔ لیکن پھر کہنے لگا۔ چلو چلیں کیا لکھنا ہے۔ ستمبر ۱۹۴۷ء کا مہینہ تھا۔ فسادات زوروں پر تھے۔ راولپنڈی سے لاہور آیا۔ لاہور سے ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی پہنچا۔ وہاں جا کر ہوائی جہاز سے ڈیرہ دون جانے کا انتظام کسی وجہ سے نہ ہو سکا۔ راستے میں غازی آباد کے سٹیشن پر اُس کے ڈبے میں رات گیارہ بجے کہ سات سکھ داخل ہو گئے۔ اور اُسے شہید کر کے اُس کی نعش کو گاڑی سے باہر پھینک دیا۔ اُس کے فوت ہو جانے پر دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ لیکن خدا کی مرضی ایسی ہی تھی اس کی بوڑھی والدہ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا ہے اور ہم کو بھی اُس کی ہمیشہ کی جدائی نے سخت تکلیف دی ہے۔ وہ غریبوں کا بڑا ہمدرد تھا اور بہت سے لوگوں کی مالی امداد کیا کرتا تھا۔ اس کے شہید ہو جانے کی خبر جب سیالکوٹ پہنچی۔ تو بہت کثرت سے لوگ احمدی اور غیر احمدی اس کی ماتم پرسی کے لئے آئے۔ اور کئی اُن میں سے بہت روتے تھے۔ اور بعض کہتے تھے۔ کہ تو مرنے والا ہی نہ تھا۔ اس کی صحبت بہت اچھی تھی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے جوان بیوی اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے کی عمر اس وقت صرف ۴½ برس کی ہے۔ احباب مرحوم کی بخشش کے لئے اور اس کی بیوی بچوں اور بوڑھی والدہ کی ہر قسم کی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ ہمارے پر اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل نازل کرے۔ آمین

مرحوم سے میری ملاقات قریباً سات سال سے نہ ہو سکی۔ جب میں سیالکوٹ جاتا۔ تو وہ باہر ہوتے۔ اور جب وہ سیالکوٹ جاتے تو میں باہر ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاس بلا لیا اور ملاقات نہ ہو سکی۔

(خاکسار رشید الرشید سیالکوٹی واقف زندگی)
از دفتر محاسب لاہور۔

مولوی حکیم الدین صاحب کلرک کہاں ہیں؟

مولوی حکیم الدین صاحب کلرک جامعہ احمدیہ چند دن کی رخصت پر گئے تھے۔ اب وہ اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہیں۔ متعدد حسابی معاملات کا ان سے تعلق ہے۔ وہ فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

پرنسپل

پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کی توجہ خاص کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے تبلیغی سالی جہاد کے واسطے مخلصین سے مطالبہ فرما چکے۔ اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کا ایک بڑا حصہ اس پر لبیک کہہ چکا۔ اور وعدے کر رہے ہیں پاکستان کی جماعتوں میں سے ایک حصہ وعدے بھجوا چکا۔ اور بعض جماعتوں نے لکھا کہ پہلی فہرست ارسال ہے۔ دوسری یا تیسری فہرست حسب ضرورت پھر ارسال ہو گی۔ لیکن پاکستان کی جماعتوں میں سے معتدبہ جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے وعدے نہیں پہنچے حالانکہ تحریک کا مطالبہ کئے ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو گیا۔ اور امریکہ سے مرزا منور احمد صاحب نے احمدیہ جماعت پٹس برگ کا وعدہ چودھویں سال کا ۱۱۴ ڈالر یا ۳۶۱ روپے کا اور اپنی طرف سے اور اپنے شہید بھائی مرزا احمد شفیع مرحوم اور اپنے مرحوم والد مرزا محمد شفیع صاحب کی طرف سے /۔۔۔ کا وعدہ دیا۔ اور ساتھ ہی وعدے کی رقم بھی ادا کر دی۔ اس کے علاوہ عدن سے ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے /۔/۵۰۰ کا وعدہ چوہدری سلطان احمد صاحب عدن نے /۔۱۱۶ اور ڈاکٹر بشیر ی صاحب نے /۔/۱۹۳۳ روپیہ کا وعدہ اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے نہ صرف وعدہ دیا۔ بلکہ سلسلہ کی تبلیغی ضروریات کے پیش نظر ڈرافٹ بھی حضور کے پیش فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

جب کہ امریکہ کی ایک جماعت اور عدن کے تین احباب کے وعدے آ چکے ہیں۔ تو پاکستان کی جماعتوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ لیکن ابھی تک معتدبہ حصہ جماعتوں کا وعدہ نہیں بھیج سکا۔ اس لئے براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اور جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے جلد سے جلد حضور کے پیش فرما دیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء قریب آ رہی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۸ء میں جماعتوں کو جلد سے جلد وعدے فرمانے کا ارشاد فرما چکے ہیں۔ یہ خطبہ عنقریب پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کی جماعتوں کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے لُٹ کر آئے ہوئے دوستوں کو جو آپ کی جماعت میں ہوں۔ شامل کرنے کی کوشش فرما دیں۔ اور ان کی باقاعدہ مردم شماری کر کے اپنی جماعت میں شامل کیا جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھا جائے۔ جو لیس نہیں جو احباب مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ اُن کے سابقہ پتہ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ تا تحریک جدید کے رجسٹران میں حساب درست رہے۔ اگر سابقہ پتہ کا حوالہ نہ دیا جائے۔ تو رجسٹروں میں صحیح اندراج محال ہے اس طرح حساب گڑبڑ ہو گا۔ پس ضروری ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کا سابقہ پتہ بھی لکھا جائے۔ نیز خط و کتابت میں ہر چٹھی میں پتہ کا ہونا ضروری ہے۔ بعض احباب صرف نام لکھتے ہیں۔ بغیر پتہ کے ایسے احباب کو جواب دیا جانا مشکل ہے۔ پس جماعتوں کے عہدہ دار اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب پوری توجہ فرما کر اپنی فہرست ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مکرم مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب کاویہ تیرتھ کی وفات

ہمیں یہ معلوم کر کے از حد افسوس ہوا۔ کہ مکرم مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب چتر ویدی کاویہ تیرتھ سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ گذشتہ دنوں موضع چنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ان معدودے چند افراد میں سے تھے۔ جو مسلمانوں میں زبان سنسکرت اور ہندی لٹریچر کے خاص ماہر تھے۔ آپ نے بنارس اور کلکتہ یونیورسٹیوں سے سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ جن احباب نے ویدوں کے متعلق آپ کے تحقیقی مضامین پڑھے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ کو اس سلسلے میں کتنا عبور حاصل تھا۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کی اہلیہ اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور سلسلہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

کہاں ہیں؟

فضل نرس صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منظور محمد صاحب بھیروی جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ امۃ الحکیم بیگم رتن باغ جودھا مل روڈ لاہور

۲۔ مجھے ملک نصر اللہ خان صاحب انفینٹری ریلوے روڈ محلہ دار الفضل قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ نیز رسول طاہرہ احمدی معرفت آئی۔ آر۔ شیخ گارڈ ریلوے کوارٹر نمبر ۱۶۹/۵ کراچی شہر ریلوے سٹیشن

امریکن طالب علم کے سیاسی رجحانات

(از مکرم جناب مولوی خلیل احمد صاحب ناصر شکاگو۔ امریکہ)

چند ماہ تک جمہوریہ امریکہ کے نئے صدر کا انتخاب ہونے والا ہے۔ جوں جوں یہ انتخاب قریب آرہا ہے بعض مشہور امریکن اخبارات امریکن طالب علموں کے سیاسی رجحانات پر بہت مضطرب نظر آتے ہیں۔ بعض کو یہ احساس ہے۔ کہ ہنری والیس (Henry Wallace) کو جو روس کو خوش رکھنے کی پالیسی کا حامی ہے۔ زیادہ تر طلبہ کی ہی ہمدردی حاصل ہے۔ کچھ دوسرے اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ کمیونزم طالبعلموں میں دن بدن زور پکڑ رہا ہے۔

امریکن طالبعلموں میں اشتراکیت کی مقبولیت کا خیال درست ہو یا نہ۔ بہرکیف اخبارات کا یہ اضطراب بلا وجہ نہیں۔ یہ اسلئے کہ یہاں کی سیاسیات میں یونیورسٹی کا طالب علم نہایت مؤثر آواز رکھتا ہے۔ ہمارے یہاں اگر طلبہ میں سیاسی دلچسپی ہوگی بھی تو وہ "ایجی ٹیشن"۔ "توڑ پھوڑ"۔ "پروٹسٹ"۔ "تشدد" اور "ہڑتال" کی ہم معنی ہوکر رہ جاتی ہے مگر وہ شعور جو تمام معاملات کو سنجیدگی اور متانت سے جانچنے کا عادی ہو۔ بالعموم مفقود نظر آتا ہے نتیجہ یہ کہ جوش اور جذبات کی رَو میں غیر دانشمندانہ قدم اُٹھ جاتے ہیں۔ اور طالب علموں کی آواز کو وقعت حاصل نہیں ہوتی۔

آپ امریکن کانگرس کے ایک رکن کو ملئے واشنگٹن میں بیٹھے ہوئے وہ اپنے حلقۂ انتخاب کے دوسرے اخبارات حاصل کرے یا نہ۔ مگر اُس حلقہ کی یونیورسٹی میں طالب علموں کی زیرِ قیادت شائع ہونیوالا دو ورقہ ضرور اُس کے زیرِ نظر ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ اس اخبار کو احتیاط سے پڑھنا اُس کے لئے اپنے ووٹروں کی رائے کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ بھی محسوس کرتا ہے۔ کہ کسی معاملہ پر کانگرس میں اس اخبار کی رائے کیخلاف ووٹ دینا اُس کے لئے کتنا مہنگا ثابت ہوسکتا ہے۔

مسٹر ٹرومین اور مسٹر ٹافٹ کے علاوہ اس وقت کئی مشہور لیڈر صدارت کی کرسی کے امیدوار نظر آتے ہیں۔ ان میں سے مسٹر والیس (Wallace) اور سٹاسن (Stassen) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان دونوں کے پروپیگنڈہ کو دیکھیئے تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کی زیادہ تر تقاریر طلبہ ہی کے حلقوں میں ہوتی ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر طالبعلموں کو جیت لیا تو گویا نصف بازی جیت لی۔

امریکن طالب علم کی آواز کہاں تک مؤثر ہے؟ اس کی ایک مثال "اتھیکا" (Ithaca) کا واقعہ ہے۔ جہاں پر مکانوں کے کرائے دن بدن بڑھتے جارہے تھے۔ حتیٰ کہ یہاں کی کارنیل (Cornell) یونیورسٹی کے طلبہ نے محسوس کیا۔ کہ انہیں اس سلسلے میں کچھ کرنا چاہیئے۔ ابتدائی میٹنگ میں سکون اور متانت کے ساتھ خالی جذباتی ہنگامہ خیزی سے بچتے ہوئے ایک پروگرام طے کیا گیا۔ مقامی ریڈیو پر سلسلہ وار تقریریں ہوئیں۔ شہر کی مختلف ایسوسی ایشنز میں ایک نظام کے ماتحت معاملہ کی اہمیت واضح کی گئی۔ شہر کے میئر کے پاس "اعداد و شمار" اور مدلل مواد کے ساتھ وفد پیش ہوا۔ "دیپارٹمنٹ آف لیبر" سے "سروے" کا مطالبہ کیا گیا۔ چیمبر آف کامرس کے اجلاس میں تفصیلی معلومات خود طلبہ نے پیش کیں۔ نتیجہ؟ شہر کے دولتمند مالکانِ مکانات کو کرائے کم کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔

نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب رکن مجلس اقوام کی تقریر ہوئی۔ یہ تقریر پاکستان کے اس ممتاز سیاست دان کی اعلیٰ قابلیت پر دلیل تھی۔ جسے طلبہ نے اچھی طرح محسوس کیا۔ دوسرے دن یہ امریکن طلبہ سیاسیاتِ عالم کے مختلف مسائل پر انفرادی گفتگو کے لئے آپ کیساتھ لمبے عرصہ تک گفتگو کرتے رہے جن مختلف اور وسیع زاویوں سے سوالات دریافت کئے گئے۔ وہ انکی وسیع سیاسی دلچسپی کے آئینہ دار تھے۔ پاکستان کی معاشی حالت ہندوستان سے مستقبل میں تعلقات کی نوعیت۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات۔ بقیہ مسلمان ممالک سے تعلق۔ پاکستان یونین کے مستقبل میں انگلستان کے دخل کا اندازہ۔ پاکستان اور ہندوستان میں کمیونزم کی حالت۔ مسئلہ فلسطین۔ پاکستان میں غیر ملکی تجارت کیلئے مواقع۔ انڈونیشیا۔ یونان۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان۔ چین میں امریکن پالیسی۔ الغرض تمام موجودہ سوالات پر آپ کی رائے دریافت کی گئی۔ ایک غیر ملکی ان سوالات کو سنکر یہ اثر لئے بغیر نہ رہ سکتا تھا کہ کس طرح یہ نوجوان ان مشکل سیاسی مسائل کی تہ تک پہنچنے کی دیانتدارانہ کوشش کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی آف مسوری کے طلبہ نے محسوس کیا کہ اُن کی یونیورسٹی کو سرکاری امداد کچھ ناکافی ہے۔ اس کے لئے کچھ عملی قدم اُٹھانا چاہیئے۔ بغیر شور و شغب کے اور کالج کی کرسیاں اور کھڑکیاں توڑنے کے جو ہندوستان اور پاکستان کی یونیورسٹیوں میں کئی دفعہ نظر آجاتا ہے۔ وہاں کی سٹوڈنٹ گورنمنٹ ایسوسی ایشن نے اپنے دو نمائندے ریاست کے دارالحکومت میں بھجوائے۔ ریاست مسوری کی کانگرس کے صدر نے انہیں کانگرس کے اجلاس میں خود معاملہ پیش کرنے کے لئے مدعو کیا اس آئینی جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ یونیورسٹی آف مسوری کو تیس لاکھ ڈالر کی مدد حاصل ہوگئی۔

یہ کوئی ایک ہی واقعہ نہیں ہے۔ ۱۹۴۶ء میں یونیورسٹی آف منیسوٹا (Minnesota) کے طلبہ نے بھی ایسی ہی تعمیری کوشش کی۔ جو اس حد تک نتیجہ خیز ہوئی۔ کہ گذشتہ

۴

۴
سال اس ریاست کی آئین ساز مجلس نے دو کروڑ ڈالر کی امداد اس یونیورسٹی کیلئے منظور کی۔

یہ تو اجتماعی کوششوں کی مثالیں ہیں۔ مگر انفرادی دلچسپی بھی ملاحظہ کیجیئے۔ چھ سال قبل یونیورسٹی آف شکاگو کے ایک پندرہ سالہ نوجوان طالب علم کو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ قیام صلح کیلئے ساری دنیا کی ایک فیڈرل حکومت ہونی چاہیئے۔ اس خیال کی ترویج کے لئے اُس نے سٹوڈنٹ ورلڈ فیڈرلسٹ کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔ اس وقت اس انجمن کی ۱۵۹ شاخیں اور سات ہزار باقاعدہ چندہ دہندگان اراکین ہیں۔ اور اسکے بانی کو جسکی عمر اب بمشکل ۲۱ سال ہے۔ موسم گرما کی رخصتوں میں پراگ برسلز۔ پیرس اور یورپ کے دوسرے دارالحکومتوں میں تقریروں کے لئے جانا پڑتا ہے۔

اسوقت جبکہ پاکستان کو ہوشمند فہمیدہ اور دیانتدار لیڈروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ مطالعہ کرنا ہوگا۔ کہ دُنیا کے دوسرے ممالک اس سیاسی دور کیلئے آئندہ نسلوں کو کسطرح تیار کرتے ہیں۔

یقیناً اسلام جیسے کامل لاثانی اور لازوال خزانہ کیساتھ ہم ان مادی اقوام سے ہزاروں لاکھوں گنے زیادہ نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ پاکستان کا مسلمان بے حسی کی نیند سے بیدار ہو کر اپنے فرائض کیطرف عزمِ کامل اور صحیح رہنمائی کے ساتھ کب متوجہ ہوگا؟

آل انڈیا ریڈیو کی اُردو

از مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ فلسطین

آجکل تمام ممالک کی حکومتیں اپنے اپنے براڈکاسٹنگ سٹیشن اپنے اپنے فوائد کے لئے استعمال کر رہی ہیں ہر حکومت یہ چاہتی ہے۔ کہ تمام دُنیا کے لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اپنی سیاست کی برتری ہر قسم کے طبقہ پر ظاہر کی جائے۔ لیکن چونکہ تمام دُنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اسلئے حکومتیں رائے عامہ کو اپنے حق میں کرنے کیلئے ان کی زبانوں میں اپنے خیالات اور خبریں براڈکاسٹ کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم سے قبل جرمنی کا براڈکاسٹنگ سٹیشن سب دُنیا میں اوّل نمبر پر تھا۔ جو تمام دُنیا کی عام مروّج زبانوں میں تقریروں کو نشر کرنے میں اپنی نظیر آپ تھا۔ اور جب تک ان کا اس میدان میں حکومت برطانیہ کی طرف سے بڑے زور سے مقابلہ نہیں کیا گیا۔ اس وقت تک دُنیا کے اکثر حصہ کے دل جرمنوں کے ساتھ تھے۔ اور فتح و نصرت ان کی حلیف تھی۔ ہر حملہ کرنے سے پہلے براڈکاسٹنگ سٹیشن کے ذریعہ جس ملک پر حملہ کرنیکی تیاری کرتے تھے۔ جرمن پہلے اس ملک کے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لیا کرتے تھے اور اس ملک کی رعایا اپنے ملک کے دروازے اُن کیلئے کھولنے کیلئے منتظر رہتی تھی۔

مشرق اقصیٰ میں جاپان یہ مہم بجا لا رہا تھا۔ اور مختلف زبانوں کے ذریعہ اپنا سکہ لوگوں کے دلوں میں بٹھا رہا تھا۔ اِس مصیبت کے پیش نظر گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستان کے دارالحکومت دہلی میں ایک بڑا براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم کیا تھا۔ جسے مشرق اقصیٰ اور مشرق وسطیٰ کے باشندوں کے دلوں سے ان اثرات کے مٹانے کیلئے اور اپنا اثر قائم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سٹیشن سے دیگر زبانوں کے علاوہ اُردو میں بھی خبریں نشر ہوتی تھیں۔

آجکل ہندوستان کے ہندوؤں کو ہر وُہ چیز جس کا اسلام یا مسلمانوں کے ساتھ ایک معمولی سا بھی تعلق تھا۔ بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی "چھوت" کرنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ اس وجہ سے آج اُردو زبان سے بھی جو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔ یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ اس زبان میں دیگر زبانوں کے الفاظ کی طرح عربی اور فارسی کے بھی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہندو اصحاب کے نزدیک اسے تباہ کرنے کیلئے کافی ہے۔

آل انڈیا براڈکاسٹنگ سٹیشن کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ "اب اُردو میں خبریں نشر کی جاتی ہیں"۔ اسکے بعد ایک ایسی زبان بولی جاتی ہے۔ جسے کوئی اُردو دان سمجھ نہیں سکتا۔ ایسے ایسے کرخت الفاظ بولے جاتے ہیں جن سے ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا۔ کہ بولنے والے صاحب کونسی زبان بول رہے ہیں۔ سنسکرت بول رہے ہیں یا ہندو؟ یا آپ کوئی نئی زبان اُردو کے نام سے ایجاد کر رہے ہیں۔

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اُردو میں خبریں صرف دہلی سے ہی نشر نہیں ہوتیں۔ لنڈن سے بھی ہوتی ہیں۔ ٹرکی سے بھی ہوتی ہیں۔ موسکو سے بھی ہوتی ہیں۔ اور لاہور سے بھی ہوتی ہیں۔ آخر وہ کیوں اُردو کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کیا اُنکی اُردو کو لوگ سمجھ نہیں سکتے اور دہلی کا براڈکاسٹنگ اُردو لوگوں کو زیادہ سمجھ آتی ہے۔

اگر دہلی براڈکاسٹنگ سٹیشن کے مالکوں کو عربی اور فارسی سے نفرت ہے۔ اور وہ ان الفاظ کو اپنے منہ سے بولنا نہیں چاہتے۔ اور ہندوستان کے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ تو پھر وہ اسی سٹیشن سے قرآن کریم کی تلاوت کیوں کرواتے ہیں۔ جو فصیح عربی زبان ہے۔ اور کیوں عربی میں بھی دہلی سے ہی تقریریں براڈکاسٹ کرواتے ہیں۔ اور عربی ممالک میں ہندوستان کے حق میں اور پاکستان کے برخلاف پراپیگنڈہ کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ اگر درحقیقت اُردو زبان بگاڑنے کی وجہ اس کا مسلمانوں سے معمولی تعلق اور فارسی اور عربی کے الفاظ ہیں۔ تو پھر انہیں عربی تقاریر کے سلسلے کو بھی یک قلم موقوف کر دینا چاہیئے۔ نہ یہ کہ "گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز"۔

خاکسار چوہدری محمد شریف از فلسطین

رفتارِ زمانہ

(از مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے مجاہد سوئیٹزرلینڈ)

—(۱)—

آج سطح ارض پر امن اپنے معنوں کے ساتھ مفقود ہے۔ ہنیں کہہ سکتے۔ کہ تا حال جنگ ختم نہیں ہوئی۔ لیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ منتظر امن آگیا ہے۔ گو دُنیا کی یہ حالت کوئی پوشیدہ راز نہیں۔ تاہم ایسے بھی بعض لوگ مِل جاتے ہیں۔ جو اسی حالت کو امن قرار دیتے ہیں۔ ذیل میں انگلستان کے دو وقیع اخبارات سے اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف دُنیا کی حالت کا رونا روتے ہیں۔ بلکہ نادانستگی کے عالم میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں کے بھی قائل ہیں۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس لکھتا ہے:۔

"ہر ملک میں لوگ امن کے آثار کی تلاش میں ہیں لیکن وہ مایوسی کے بہت سے اسباب پاتے ہیں قریباً روزانہ ہی اخبارات ایک یا دوسرے علاقۂ عالم سے ایسی اطلاعات شائع کرتے ہیں۔ جو امن کی بنیاد کو مخدوش کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایک جنگ کا ذکر ابھی بمشکل ختم ہوا ہے۔ کہ ایک اَور جنگ کی تیاریاں منصۂ شہود پر آرہی ہیں۔" (۱۲ر دسمبر)

—(۲)—

اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ:۔

اکثر لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں۔ "جنگ سابق کو ختم ہوئے دو سال سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ اور اب ہم اگلی جنگ کے لئے تیار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ کیا دُنیا پاگل ہو گئی ہے؟" نہیں۔ دُنیا پاگل ہو نہیں گئی۔ کیونکہ یہ ہمیشہ ہی سے اسی (مجنونانہ) کیفیت میں ہے۔ ......

ہمارے اپنی دفاعی تدابیر کو مضبوط کرنے سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جنگ عنقریب آنیوالی ہے۔ یا یہ کہ ناگزیر ہے فی الحقیقت (جنگ کے لئے) تیار رہنے میں ہی اسے ٹالنے کا راز مضمر ہے۔

یہ وہ سبق ہے۔ جو گذشتہ تیس چالیس سال کے واقعات نے سکھایا ہے اور جو آج بھی سکھایا جارہا ہے۔ ......

اگر ان (دو جنگوں کے درمیان کے) اہم سالوں میں برطانیہ اپنی دفاع کو مضبوط کرتا رہتا۔ تو دوسری جنگِ عالمگیر وقوع میں نہ آتی۔ ہٹلر ایسا مجنون نہ تھا۔ کہ جیتنے کے کافی مواقع دیکھنے کے بغیر وہ کسی پر حملہ کر دیتا۔ ...... اگر ایک طرف ہمیں یہ امید رکھنی چاہیئے۔ کہ حالات بہتر ہو جائینگے۔ اَور اس راہ میں کوشاں بھی رہنا چاہیئے۔ تو دوسری طرف ہمیں شر کے مقابلہ کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ جو حکومت ایسا کرنے سے قاصر رہیگی۔ وہ لوگوں کا اعتماد کھو دیگی۔ ......

آج دُنیا جلنے والے مسالہ سے معمور ہے۔ اَور ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اسے آگ لگا سکتے ہیں۔ یہ فرض سیاستدانوں کا ہے کہ وہ ایسے پاگل لوگوں کو روکیں۔ اور باقی ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ہر وقت تیار اَور خود حفاظتی کی تمام تدابیر سے مسلح رہیں۔ جیسا کہ ہمیشہ ہی اُصول رہا ہے۔ آج بھی اگر تم امن کی خواہش رکھتے ہو۔ تو تمہیں جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔" (۱۲ر دسمبر)

—(۳)—

فلسطین کو تقسیم کر دینے کا ظلم و ناانصافی پر مبنی فیصلہ اقوام عالم کے اجلاس میں ہو چکا ہمارے نزدیک وہ لوگ جو عربوں کے خلاف اس ظلم پر تلے ہوئے ہیں۔ انہیں ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑے گی بہت اچھا کیا۔ اُن نمائندوں نے جنہوں نے تقسیم کی مخالفت کی اچھا کیا ان نمائندوں نے جنہوں نے اس کی تائید میں ہاتھ نہ اُٹھائے۔ گو اُنکی محض خاموشی حد درجہ بزدلی اور اخلاق کم حوصلگی پر دالّ ہے۔ اور بہت بُرا کیا۔ اُن نمائندوں نے جنہوں نے اس کی تائید کی۔

عربوں کے حقوق کی تائید میں ذیل میں ایک مضمون کے بعض اقتباسات دئے جاتے ہیں۔ جو کیپٹن رائے فارآن نے اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کے ۱۸ر دسمبر کے شیوع میں حوالۂ قلم کیا:۔

"عرب فلسطین میں اتنا لمبا عرصہ رہے ہیں جتنا عرصہ کہ کوئی اَور قوم کسی ملک میں رہی ہے ہاں اُس سے زیادہ عرصہ جتنا کہ برطانوی برطانیہ میں۔ فرانسیسی فرانس میں اور امریکی امریکہ میں رہے ہیں۔ ......

اب جبکہ برطانیہ اپنے کندھوں سے ایک ایسا شدید بوجھ اُتار رہا ہے جسے کوئی ملک بھی اُٹھا نہیں سکتا۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ یہ زہریلا پھول ہم ہی کا بویا ہوا ہے عربی روایات و مذہب کا ایک بنیادی اصل مہمان نوازی ہے۔ عرب ایک نہایت باوقار تہذیب کے حامل ہیں۔ وہ مہربان اَور فراخدل قوم ہیں۔ جو ہر شخص کو اپنے گھر میں قبول کر لینگے۔ جب تک کہ مہمان میزبانی کے قواعد کا غلط استعمال کر کے مالک مکان کو گھر سے باہر نکالنے پر نہ تُل آئے۔ یہ صیہونی صرف تیس برس پیشتر فلسطین میں بطور پرامن مذہبی جماعت کے آئے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے فلسطین میں سیاسی آزادی کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ...... آہستہ آہستہ یورپ میں مصائب سے بچکر بھاگنے کے دباؤ کے ماتحت یہودیوں کے مطالبات و دعاوی قومی رنگ اختیار کر گئے گذشتہ دو سالوں میں اُنہوں نے اس دباؤ کو تشدد۔ پراپیگنڈہ اَور ملک میں کثرت سے داخلہ کے ساتھ تقویت دی ہے۔ ......

یہ امر باعث تعجب نہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کی سب اقوام اس جارحانہ صیہونیت کو اپنے امن کے لئے خطرہ تصور کرتی ہیں۔ ......

گذشتہ دنوں میں تین کمشنوں نے اس مسئلہ پر بحث کر کے اپنی رپورٹیں مرتب کی ہیں جن میں صریح طور پر یہودیوں کی طرفداری پائی جاتی ہے۔ انہوں نے اٹیلانٹک چارٹر کے قواعد پر نظر کی ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے ممالک میں اس اصول پر عمل ہوتے دیکھا ہے کہ اکثریت کی مرضی کے مطابق حکومت ہو۔ لیکن اس اصول کو فلسطین میں استعمال نہیں کیا۔ اور اب جبکہ اقوام عالم کے ٹریبونل میں کسی ایک مغربی حکومت کو بھی (سوائے یونان کے) عربوں کے معاملہ میں حق نظر نہیں آیا۔ کہ جس کی رُو سے وہ تقسیم کے خلاف ووٹ دیتے اور تو اَور جو حد بندی کی گئی ہے۔ وہ بھی حد درجہ ناانصافی پر مبنی ہے۔ مزید برآں یہ کہ یہودیوں نے یہ نہیں کہا۔ کہ وہ مزید علاقہ کا مطالبہ نہیں کرینگے۔ لہٰذا عرب یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ یہ مزید پھیلاؤ کیلئے راستہ صاف کیا جارہا ہے۔ اگر داخلہ غیر محدود رہا تو یہودی یہ کوشش کرینگے کہ بقیہ فلسطین میں اپنی تعداد کو بڑھاتے رہیں۔ اور عربوں کے لئے سوائے جنگ کے اَور کوئی راہ نہیں امریکنوں پر سب سے بڑا الزام آتا ہے ......

اگر انہوں نے یہودیوں کی مدد کیلئے اسلحہ بھی بھیجے۔ تب بھی وہ اُس تیل کی سپلائی کو نہیں بچا سکینگے۔ جس کے بغیر مغربی دنیا زندہ نہیں رہ سکتی۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اقوام عالم کے فیصلہ کو جلد تبدیل کر کے یہ مصیبت ٹل جائے۔ یہودی فلسطینی عربوں کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کیلئے خوب مسلح ہیں لیکن یہ بات مشتبہ ہے۔ کہ وہ ساری عرب لیگ کے متحدہ ٹھوس محاذ کا مقابلہ کر سکیں۔"

درخواست دُعا:۔ برادرم مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب بانالپور بہت بیمار ہیں۔ احباب سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ شیخ نور الحق ونز سنڈیکیٹ

لنڈن کا مدرسۂ شرقیات

عرب ملکوں سے برطانیہ کی دلچسپی کے تین اسباب ہیں اولاً برطانیہ کی خارجہ پالیسی کا مشرقی بحرہ روم کے کوائف سے دُنیا کے دوسرے ملکوں کی نسبت طویل تعلق رہا ہے ثانیاً دوسری عالمگیر جنگ میں کئی ہزار انگریزوں کو تمدنِ عرب کے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔

ثالثاً کئی سو سال سے برطانوی فضلا تمدن عرب کے مطالعہ میں مصروف رہے ہیں۔ برطانیہ میں مشرقی علوم کے نشوونما کے متعلق سکاربرو کمیشن نے اپنی حالیہ رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ میں مشرقی علوم کے مطالعہ کے ضمن میں مشرق قریب کے ملکوں کا سب سے زیادہ کیا گیا ہے۔

آکسفورڈ اور کیمبرج میں عربی

برطانیہ میں صلیبی لڑائیوں سے پہلے عربی کا مطالعہ جاری تھا۔ صلیبی لڑائیوں نے اس ذوق کو مزید بڑھا دیا۔ ۱۶۳۶ء میں آکسفورڈ اَور کیمبرج میں عربی کی چیئرز قائم ہو چکی تھیں۔ اٹھارہویں اور اُنیسویں صدیوں میں ایرانی اور ہندوستانی علوم سے بھی دلچسپی پیدا ہوئی۔ برطانیہ میں عبرانی زبان کا مطالعہ نو صدیوں سے چلا آرہا ہے۔

توسیع کا مطالبہ

۱۸۵۲ء کے بعد علمی حلقوں میں یہ محسوس کیا جانے لگا۔ کہ شرقیات کا مطالعہ ہنوز وسعتوں کا طلبگار ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ وہ لنڈن میں شرقیات کے مرکز کے قیام پر غور کرے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ایک اور کمیٹی بنائی گئی۔ جس کی صدارت لارڈ کرومر اور بعد میں لارڈ کرزن نے کی۔ چنانچہ ۱۹۱۶ء میں لنڈن میں مدرسہ شرقیات قائم کر دیا گیا۔

لنڈن کا مدرسۂ شرقیات

اس مدرسہ کا آغاز نو طلبہ سے ہوا۔ ۶ ماہ کے اندر اندر طلبہ کی تعداد ۱۲۵ ہو گئی۔ ۱۹۲۷ء تک اس مدرسہ میں ۳ ہزار طلبا تعلیم پا چکے تھے ۱۹۴۵ء-۱۹۴۴ء میں ایک ہزار طلبا اس مدرسے میں تھے زیادہ تر طلبہ فوجی تھے۔ اگلے سال طلبہ کی تعداد ۹۳۲ تھی۔ اس تعداد میں زیادہ لوگ شہری زندگی سے متعلق تھے سکاربرو رپورٹ نے یہ سفارشات کی تھیں۔ کہ اس مدرسہ میں مزید توسیع ہونی چاہیئے۔ اب یہ سکول اپنی پہلی عمارت یعنی لنڈن یونیورسٹی کی عمارت میں چلا گیا ہے۔

سٹاف میں اضافہ

مدرسہ میں مزید عربی کی چیئر بھی قائم ہو چکی ہے۔ جنوبی عرب کی بولیوں کیلئے بھی ایک لیکچرار مقرر ہو چکا ہے اسی طرح فارسی کے دو لیکچرار بڑھائے گئے ہیں۔ سٹاف میں مزید توسیع کی توقع ہے لنڈن کے مدرسہ شرقیات کے سٹاف میں بین الاقوامی شہرت رکھنے والے اساتذہ موجود ہیں۔ (ب ا س)

گاندھی جی کا برت
لنڈن کی اخباروں کی رائے

لنڈن ۱۳ر جنوری - آج برطانوی اخباروں میں گاندھی جی کے برت کے متعلق لمبے صفحے پر جلی الفاظ میں خبریں شائع کی گئیں - اور لکھا گیا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سٹرلنگ پیسے کے متعلق جھگڑے کا تصفیہ گاندھی جی کے برت نے کر دیا - لیکن ابھی ہزاروں لوگ گاندھی جی کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں - یہ بات ہر شخص محسوس کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے گاندھی جی اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں - (گلوب)

بدلہ لینے کے خیالات ترک کر دو مسٹر جے پرکاش نرائن کی اپیل

نئی دہلی ۱۷ر جنوری آج رات ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ میں شرم کے مارے اپنا سر جھکاتا ہوں - جب میرے کانوں میں چند غیر مطمئن اشخاص جو مغربی پنجاب سے آئے ہوئے ہیں کی آواز "گاندھی مردہ باد" سنائی دیتی ہے - یہ اشخاص دراصل ہندوستان مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں - کیونکہ گاندھی جی ہندوستان کی روح ہیں - مسٹر جے پرکاش کے ان الفاظ پر بظاہر کیا گیا - جس جلسے کی کارروائی دو گھنٹے تک ملتوی رہی - مسٹر جے پرکاش نے ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بدلہ لینے کا خیال ترک کر دینا چاہئیے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہندوستان پر ایک ایسی زبردست آفت ٹوٹے گی - جس سے وہ پھر غلام بن جائینگے - کیونکہ غیر ملکی امن کا فائدہ اٹھائیں گے - وہ آزادی جس کے لئے اتنی قربانیاں کی گئی ہیں - ہم پھر کھو بیٹھیں گے - مذہب ہمیں دشمنی رکھنا نہیں سکھاتا - قتل و غارت کرنے سے انسان حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے -

ہمیں اب ایسا ہندوستان کی تعمیر کرنا چاہئیے - جہاں کسی قوم و فرقہ سے ناانصافی نہ ہو - اور نہ ہی کسی قسم کا امتیازی سلوک کیا جائے - ہر شخص کو پیٹ بھر کر دو وقت روٹی ملے -

بہار کی وزارت کیخلاف عدم اعتماد کی تحریک

پٹنہ ۱۷ر دسمبر: - معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ر جنوری کو بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کی میٹنگ میں بہار کی کانگرس وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا - صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اس میٹنگ کی کارروائی کی نگرانی کرنے کے لئے کانگرس کے جنرل سکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو کو مقرر کیا ہے - (گلوب)

بمبئی میں لوٹ مار کی واردات

بمبئی ۱۷ر جنوری حکومت بمبئی کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ جمعہ کی رات کو دادر کے علاقہ میں دو دکانیں لوٹی گئیں اس سلسلے میں پولیس نے تین اشخاص کو گرفتار کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بہترین تحفہ ہے جو کسی شخص کو پیش کیا جا سکتا ہے
کوئٹہ میں وزیر اعظم افغانستان کا خیر مقدم

کوئٹہ ۱۷ر جنوری - افغانستان کے وزیر اعظم مارشل محمود خاں غازی آج بدھ کو یہاں سے کابل کے لئے روانہ ہو گئے - بلوچستان مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی جانب سے پیش کئے ہوئے خیر مقدم سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۸ر فروری کو کراچی میں منعقد ہونیوالی مسلم طلباء کی کانفرنس میں شرکت کے لئے افغان طلباء کے نمائندے آئینگے - اس سے دونوں ملکوں کے طلباء کے درمیان زیادہ قریبی تعلقات پیدا ہو سکیں گے -

مارشل غازی نے حکومت پاکستان اور عوام کا دوران قیام میں محبت بھرا طرز عمل رکھنے کا شکریہ ادا کیا - افغان وزیر اعظم طلباء کی جانب سے قرآن مجید کا ایک نسخہ تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا - انہوں نے کہا کہ یہ بہترین تحفہ ہے جو کسی شخص کو پیش کیا جا سکتا ہے - (اسٹار)

عربوں کو یہودیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جائیگا
دو ماہ میں عرب فوج کو آراستہ کرنیکی تجویز

قاہرہ ۱۷ر جنوری - عرب لیگ کے پریس سیکشن کے چیف السعد داغر نے کل بیان کیا - کہ "آئندہ دو ماہ میں یہودیوں کو شکست دینے کے لئے فلسطین عربوں کو مناسب طور پر مسلح کر دیا جائے گا" تقسیم فلسطین کے نفاذ کے لئے غیر ملکی مسلح مداخلت کا ذکر کرتے ہوئے داغر نے کہا کہ عرب لیگ کی حکومتوں نے غیر ملکی حکومتوں کو روانہ کئے ہوئے نوٹ میں واضح کر دیا ہے کہ اگر یہودیوں کو غیر مسلح نہیں کیا گیا - تو عرب حکومتیں فلسطین میں عربوں کو مسلح کریں گے اور عربوں کو یہودیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑیں گی -

عرب حکومتیں بین الاقوامی فوج کی مداخلت سے خوف نہیں کھائیں - لیکن یاد رہے فلسطین کی صورت حال سے امن عالم خطرہ میں ضرور پڑ جائے گا - (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اول) (کالم اول)

آپ نے کہا مسٹر گاندھی اپنے مقصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ مسٹر پٹیل جیسی متعفن طاقتوں کو راستہ سے ہٹا نہیں دیا جاتا - چونکہ مسٹر گاندھی کی تعمیر کردہ عمارت کو گرانے میں مصروف رہتے ہیں -

آپ نے کہا کہ اچھوتوں پر عام اثر یہی ہے کہ مسٹر گاندھی کا موجودہ برت بھی اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے نہیں ہے - بلکہ بین الاقوامی نتائج سے جن پر آج کل سلامتی کونسل میں بحث ہو رہی ہے - دنیا کی توجہ ہٹا کر اپنی طرف پھیرنے کے لئے ہے - آپ نے کہا اگر مسٹر گاندھی مسٹر پٹیل اور ہیچ قسم دوسرے لوگوں پر جو ملک کے امن کو برباد کر رہے ہیں اثر نہیں ڈال سکتے تو چاہیئے کہ وہ ان کے خلاف برت رکھیں - اس طرح کسی حد تک مسٹر گاندھی دنیا میں اپنا نام یادگار کے طور پر چھوڑ سکتے ہیں - (اورینٹ پریس)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں - ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی - (مینیجر)

(بقیہ صفحہ اول) کالم دوم

دوران تقریر میں مزاحمت یا مداخلت کا کوئی موقع پیش نہیں آیا - تین گھنٹے دس منٹ کے بعد اجلاس اگلے روز کے لئے اس حال میں ملتوی کیا گیا کہ آپ ابھی ایک گھنٹہ مزید بولنے کے لئے تیار تھے - کونسل کی تاریخ میں یہ پہلی تقریر ہے جو تین گھنٹے سے زائد عرصے تک کامل سکون سے سنی گئی اس سے قبل سب سے زیادہ لمبی تقریر روسی نمائندہ مسٹر اندریری وی شنسکی نے کی تھی جو صرف دو گھنٹے تک جاری رہی تھی سر محمد ظفر اللہ خاں کبھی آہستہ بولتے تھے اور کبھی تیز تیز لیکن تقریر کے اختتام پر بھی آپ پر تکان کے کوئی آثار نہ تھے - آپ کا مسلسل تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک کمال سکون کے ساتھ بولتے چلے جانا استقلال کا بہترین مظاہرہ تصور کیا گیا - ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک آپ سکھوں اور ہندوؤں کے مظالم بیان کرتے رہے - اور کثرت سے ان کی تائید میں اخبارات سے حوالے پڑھ پڑھ کر سناتے رہے -

اب چونکہ بحث کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے اس لئے خیال ہے آئندہ ہفتے کونسل کے روزانہ اجلاس منعقد ہوں گے - کل اس اجلاس کے بعد مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے رائٹر کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ سر ظفر اللہ خاں نے کشمیر کے بارے میں جو کچھ کہا ہے میں اس کا تفصیلی جواب دوں گا - لیکن میں اسبات کو ضروری نہیں سمجھتا - کہ ان دوسرے معاملات کے بارے میں بھی صفائی پیش کروں - جو انہوں نے بیان کئے ہیں - (رائٹر)

۴ طور پر زیادہ کمزور ہو گئے ہیں - مولانا ابو الکلام آزاد نے بتایا ہے - کہ اگلے ۲۴ گھنٹے تو گاندھی جی کے لئے اتنے خطرناک نہیں - لیکن ان کے بعد کسی قسم کی گارنٹی نہیں دی جا سکتی -

ہانگ کانگ ۱۷ر جنوری کینٹن میں چینیوں کے ایک مشتعل ہجوم نے برطانوی سفارتخانے کو آگ لگا دی ہے کینٹن میں مقیم برطانوی باشندوں کو بذریعہ ہوائی جہاز وہاں سے نکالا جا رہا ہے حکومت چین کیطرف سے ان فسادات پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا ہے (رائٹر)

گاندھی جی برت توڑنے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ ....؟

نئی دہلی ۱۷ر جنوری - گاندھی جی نے برت توڑنے کے لئے حسب ذیل سات شرائط پیش کی ہیں -

۱ - تھوڑے دنوں میں ہی حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مہرولی میں عرس ہونے والا ہے - اس عرس کو منانے دیا جائے
۲ - جن مسجدوں پر قبضہ کر کے مندروں میں تبدیل کر دیا گیا ہے - انہیں واپس کیا جائے
۳ - دلی شہر میں مسلمانوں کو ان کی حفاظت کا یقین دلایا جائے -
۴ - جو مسلمان پاکستان چلے گئے ہیں - اگر وہ واپس آنا چاہیں تو انہیں آنے دیا جائے اور ان کے دوبارہ آباد ہونے میں کوئی مزاحمت نہ کی جائے
(۵) ریلوں میں سفر کرنے والے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کا یقین دلایا جائے
(۶) مسلمانوں کا کوئی معاشرتی بائیکاٹ نہ کیا جائے
(۷) مسلمان جس محلے میں رہنا چاہیں - انہیں رہنے کی اجازت دی جائے - گاندھی جی کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ یقینی ۴

حیدرآباد کے سرحدی دیہات پر انڈین یونین کے مسلح جتھے کا منظم حملہ

ایک سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی

راشن کارڈ پر غلط اندراجات

لاہور ۱۷ جنوری۔ ایک غیر سرکاری اطلاع ہے کہ ایک سرکاری ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے راشننگ فارم پر غلط اندراجات کئے تھے۔ راشن کارڈ پر غلط اندراج کرنا نہ صرف مجرمانہ فعل ہے بلکہ بد اخلاقی کا مظاہرہ ہے۔ اور یہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ (محکمہ سول سپلائی)

الحمدللہ حکومت ہند نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا غلام محمد

کراچی ۱۷ جنوری۔ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے ۵۵ کروڑ کی ادائیگی کے بارے میں حکومت ہند کے حالیہ فیصلے پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ گاندھی جی انڈین یونین کو سمجھانے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ اور ان کی کوششوں کے نتیجہ میں حکومت ہند نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ باہمی عدم اعتماد اور کشیدگی کے جذبات کو دور کرنے کی یہ مہم بدستور جاری رہے گی ہم بھی باہمی تنازعات کو دور کرنے کے ہی قدرخواہاں ہیں۔ کہ جتنی انڈین یونین ہو سکتی ہے۔ اور ہم ہمیشہ ہی اس قسم کی فضا پیدا کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔ (ا۔پ)

جے پور میں عارضی حکومت کے قیام کا امکان

جے پور ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جے پور میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کے بعد جلد ہی اہم اعلان کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت جے پور اور پرجا منڈل کے نمائندوں کے درمیان بات چیت آخری مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ دونو پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ (اورینٹ)

ڈچ حکومت اور جمہوریہ انڈونیشیا کے درمیان عارضی صلحنامہ پر دستخط ہو گئے

بٹاویہ ۱۷ جنوری۔ ڈچ حکومت جزائر شرق الہند اور جمہوریہ انڈونیشیا کے درمیان ممالک متحدہ امریکہ کے جہاز بینول بندرگاہ بٹاویہ میں جہاں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے زیر ہدایت تنازعہ جاوا کے متعلق مذاکرات جاری تھے عارضی صلح نامہ پر دستخط کر دیئے گئے ہیں۔ اس معاہدہ کی تکمیل سے ایسا جھگڑا اختتام پا گیا ہے۔ جو دو سال ۵ ماہ تک چلتا رہا ہے۔ جاپان کی شکست کے بعد جب سے ڈچ فوجیں انڈونیشیا میں واپس آئی ہیں۔ دونوں کے درمیان کچھ کچھ وقفہ کے بعد متواتر لڑائی جاری رہی ہے۔ معاہدے میں یہ شرط داخل ہے کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر جنگی کارروائی بالکل بند کر دی جائے گی۔ موجودہ حد بندی جمہوریہ اور ڈچ کے درمیان قائم رہے گی۔

—— لنڈن ۱۷ جنوری۔ جرمنی کے برطانوی مقبوضہ حصہ میں اقتصادی زندگی کو درہم کرنے کے لئے اور مغربی یورپ میں مارشل پلان کو ناکام بنانے کے لئے کمیونسٹوں نے تخریبی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ روہر کے علاقہ میں کمیونسٹ مزدوروں میں بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔ برطانوی حکام نے اس سلسلہ میں کمیونسٹ ایجنٹوں کی سرگرمیوں کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ روہر میں اشیائے خوردنی کی کمی کی وجہ سے مزدور کئی جگہ ہڑتالیں کر رہے ہیں۔ گلوب

فی الحال ہندوستان میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہی رہیگا۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ کل آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد نے بتایا کہ سنٹرل ایڈوائزری بورڈ ان کے نظریے سے بالکل متفق ہے کہ یونیورسٹیوں میں فی الحال ذریعہ تعلیم انگریزی ہی رہے۔ اور کسی ذریعہ تعلیم کو رواج دینے کے لئے کم از کم پانچ سال توقف کیا جائے۔ تا اس عرصہ میں رفتہ رفتہ ایسے حالات پیدا کر لئے جائیں۔ کہ جن میں بغیر کسی غیر معمولی دقت کا سامنا کئے انگریزی کو ترک کیا جا سکے۔ اپنی تقریر کے دوران میں آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جلد سے جلد انڈین یونین کے ہر باشندے کو اتنی تعلیم ضرور دلا دی جائے۔ کہ جس سے وہ پڑھا لکھا آدمی کہلا سکے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپیل کی کہ تعلیم یافتہ طبقہ آگے آئے۔ اور اس مہم کو شروع کرنے میں اپنی خدمات پیش کرے۔ نیز آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ ہر میٹرک پاس کرنے والے کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ کہ پہلے وہ ایک سال پڑھانے کا کام انجام دے۔ اور ہر بی۔ اے پاس کرنے والا ڈگری لینے سے پہلے دو سال اس طرح پڑھائے۔ اور اس برائے نام الاؤنس کو خوشی سے قبول کرے۔ جو حکومت کی طرف سے اسکو دیا جائے۔ ہنگامی ضروریات کے پیش نظر یہ انتظام عارضی ہوگا۔ اور صرف پانچ سال تک جاری رہے گا۔ اس عرصے میں حسب ضرورت اساتذہ تیار کئے جا سکتے ہیں۔ (ا۔پ)

امن کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خان کی معرکۃ آلارا تقریر

لیک سکسیس ۱۷ جنوری۔ کل امن کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا کشمیر کا معاملہ علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا چنانچہ مجھے بعض ایسے امور پر روشنی ڈالنی پڑے گی جو کشمیر کے مسئلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اگر امن کونسل نے کشمیر کے معاملہ میں جلد بازی سے کام لیا۔ تو ساری محنت اکارت جائے گی۔ آپ نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ مسلمانوں نے قیام پاکستان کا مطالبہ کیوں کیا بتایا کہ ہندو تہذیب کی بنیاد ذات پات پر ہے۔ اور ذات پات کی موجودگی میں انہیں یہ خطرہ لاحق تھا۔ کہ وہ ان کے ساتھ رہ کر حسب خواہش آزادی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ان ہولناک واقعات کو قدرے تفصیل سے بیان کیا۔ جو مسلمانوں کے قتل عام کے بارے میں مشرقی پنجاب وغیرہ میں رونما ہوئے۔ آپ نے اس کو منظم مہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان

حالات کی حکومت ہندوستان بھی اگرچہ بالواسطہ ہی سہی ذمہ دار ضرور ہے۔ آپ نے کہا میرا اپنا گھر جو مشرقی پنجاب میں واقع تھا۔ خود پولیس نے اس زمانے میں لوٹا کہ جب میں جمعیت اقوام میں آیا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے دہلی کے فسادات اور قتل عام کا ذکر کیا۔ اور برطانوی اور دیگر اخباروں سے حوالے پیش کر کر کے یہ ثابت کیا۔ کہ دہلی میں لوٹ مار کرنے والے فسادیوں

کو بغیر پولیس کی مزاحمت کے اپنی من مانی کارروائیاں کرنے کی اجازت دی گئی۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مہاراجہ کے دور حکومت کے بہت سے مظالم کا ذکر کیا۔ جن میں ایک یہ بھی تھا کہ گائے کے ذبح کرنے کے جرم میں موت کی سزا دی جاتی تھی۔ جب آپ ۴ گھنٹے مسلسل بول چکے تو اسپیکر صاحب صدر نے توجہ دلائی کہ آپ بہت تیز بول رہے ہیں۔ اور ہمارے عملے کے لئے قلمبند کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ (رائٹر)

حیدرآباد کے سرحدی اضلاع پر جارسو فراد کے مسلح اور ٹرینڈ گروہ نے حملہ کر دیا

حکومت مدراس اور بمبئی کے پاس حکومت نظام کا احتجاج

حیدرآباد ۱۷ جنوری۔ ایک تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ حیدرآباد کے سرحدی اضلاع میں ہندوستانی لوگ اپنی معاندانہ کارروائیوں میں پورے زور سے مصروف عمل ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین یونین کے تقریباً ۴۰۰ حملہ آوروں نے جو کہ رائفلوں سٹین گنوں اور ریوالوروں سے مسلح تھے۔ ضلع ورنگل میں نظام کی دو بسوں پر فائر کئے۔ اس سے پہلے بھی تقریباً ۳۰ مسلح کانگریسیوں نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے چنگی کو لوٹا۔ اور دو چپڑاسیوں اور ایک تاجر کو ہلاک کیا۔ تقریباً ۲۵ افراد نے ایک پل توڑنے کی کوشش کی۔ ریلوے لائن کی محافظ پولیس پر انڈین یونین کے ۴۰۰ کے ٹرینڈ اور مسلح گروہ نے حملہ کر کے انہیں مغلوب کر دیا۔ حملہ آوروں کے پاس برین گنیں اور 303 کی رائفلیں تھیں۔

حملہ آوروں کی ان تباہ کن کارروائیوں کے خلاف حکومت نظام نے بمبئی اور مدراس کی حکومتوں کے پاس سخت احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان چھیڑ خانیوں کو جلد از جلد بند کیا جائے۔ (اورینٹ)

مشرقی پنجاب میں مسلم پناہ گزینوں کی ابتر حالت

لاہور ۱۷ جنوری۔ بیگم فاطمہ مشرقی پنجاب میں ایک ہفتہ کے دورہ کے بعد واپس آ گئی ہیں۔ آپ نے امرتسر۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ انبالہ اور کرنال کے مسلم پناہ گزینوں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ آپ صرف ۷۰ مسلم اغوا شدہ عورتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ آپ نے بیان کیا کہ ان کیمپوں کا انتظام نہایت ناقص ہے۔ ہوشیارپور میں ۴ ہزار پناہ گزینوں کو حکومت نے ایک چھوٹا سا مکان دیا ہوا ہے۔ جس میں ایک سو آدمی رہ رہا ہے باقیوں کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ جالندھر میں پانچ ہزار پناہ گزین بغیر سائے کے پڑے ہوئے موسم کی شدت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ (اورینٹ)

ہندوستان کے لئے برطانوی کروزر

لنڈن ۱۷ جنوری۔ ایک برطانوی کروزر "اجکس" کو لینے کے لئے ہندوستانی بحری فوجوں کے کچھ افسر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ اس برطانوی کروزر نے گذشتہ جنگ کے دوران میں مشہور جرمن جنگی جہاز گرافسپی کو غرق کرنے کی مہم میں اہم حصہ لیا تھا۔ (گلوب)